قادیانی عبادت گاہوں پر حملے......پس منظر، پیش منظر

عبداللطیف خالد چیمہ

لاہور میں ۲۸ رمئی کو دو قادیانی عبادت گاہوں پر حملوں اوران پُر تشدد کارروائیوں کے بعد کا منظر خاصا دھندلا ہو رہا تھا ختمِ نبوت کے محاذ پر کام کرنے والی تینوں بڑی جماعتوں مجلس احرارِ اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے علاوہ جملہ دینی تنظیموں، تمام مکاتب فکر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے طبقات اور نمائندہ شخصیات نے ان حملوں کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے اور کسی ایک تنظیم یا کسی ایک فرد نے کسی بھی سطح پر ان حملوں کا کوئی سا جواز ڈھونڈنے کی بھی کوشش نہیں کی جس سے تحریک ختم نبوت کی قیادت کے وژن (vision) کا اندازہ ہوتا ہے ۔متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی کے بانی اراکین اور مختلف رہنماؤں نے اسے وطن عزیز کے خلاف خطرناک سازش سے تعبیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایسے لگتا ہے جیسے بیرونی مداخلت کے خطرناک دائرے کو پاکستان میں مزید وسیع کیا جارہا ہے۔ تحریک ختم نبوت کسی نہ کسی انداز میں اُس وقت سے برصغیر میں جاری ہے جب سے مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کا واشگاف اعلان کیا تھا۔کم وبیش ایک صدی سے قادیانیوں کے خلاف محاذ آرائی کے باوجود کوئی اتنا بڑا حادثہ رونما نہیں ہوا اور اس کی بنیادی وجہ تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں کی طرف سے اس مقدس تحریک کو ہر حال میں مکمل طور پر پُر امن رکھنے کی شعوری کوششوں کا زیادہ عمل دخل ہے ورنہ اگر ہم پاکستان بن جانے کے بعد سے اب تک کا سرسری جائزہ لیں تو دس ہزار سے زیادہ فرزندان توحید کا مقدس خون ہمیں نظر آرہا ہے۔ حالانکہ یہ بات تاریخ کے ریکارڈ پر موجود ہے کہ ۱۹۵۳ء میں فرقان بٹالین (جو قادیانی جماعت کی باضابطہ تنظیم تھی اور ہے) کے کارندوں نے فوج کی وردیاں پہن کر کتنے مسلمانوں کو شہید کیا لیکن تحریک کی قیادت تب سے اب تک اس کام کو ہر حال میں پُر امن رکھنے اور اپنے اکابر کے اسی اسلوب کو آگے بڑھانے کی قائل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نامساعد حالات کے باوجود اس مشن کا دائرہ دنیا میں وسیع تر ہوتا چلا جارہا ہے اور قادیانی جماعت کا عملاً ہیڈ کوارٹر آج کل جس ملک (برطانیہ) میں ہے وہاں بھی تحریک ختم نبوت اپنے دائرے میں رہتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے ۔۱۹۸۴ء میں قادیانیوں نے ساہیوال اور سکھر میں دو دو نہتے مسلمانوں کو شہید کیا۔ ساہیوال والا حادثہ ۲۶ راکتوبر ۱۹۸۴ء کو پیش آیا۔ ۲۷ راکتوبر کو شہداء ختم نبوت کے جنازوں کے وقت جو صورتحال تھی، اگر تحریک کی قیادت چاہتی تو اُس وقت ضلع ساہیوال میں قادیانیت کے خلاف پُر تشدد کارروائیاں نہایت آسان کام تھا لیکن پورے ضلع

میں کسی قادیانی کی دکان کا شیشہ بھی نہیں ٹوٹا اور قانونی عدالتی کارروائی کے ذریعے سارا مقدمہ لڑا گیا۔ خدانخواستہ اگر قتل و غارت گری ہوتی تو ایف آئی آر کے اندراج سے لے کر سپریم کورٹ تک ہم عدالتی جنگ ہار جاتے یہ صرف ایک واقعہ ہے (ایسی بہت سی مثالیں دی جاسکتی ہیں) سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کشمکش کیوں ہے؟ اور اس کا مناسب حل کیا ہے؟ قرآن و سنت اور اجماع امت کی روشنی میں لاہوری وقادیانی مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں امت کے تمام طبقات متفقہ طور پر ان کو کافر قرار دے چکے، لوئر کورٹس سے اپر کورٹس تک تمام عدالتوں کے فیصلے آچکے، رابطہ عالم اسلامی کے تحت مکہ مکرمہ میں تمام اسلامی ممالک متفقہ قرارداد کے ذریعے اپنے فیصلے کا اعلان کر چکے، پھر بھی قادیانی ان فیصلوں کو ماننے سے نہ صرف انکاری ہیں بلکہ پاکستان کے اندر اور بیرون ممالک اِن فیصلوں کے خلاف لابنگ کر رہے ہیں۔ بیرونی دنیا کے ذریعے اس حوالے سے دباؤ بڑھا رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان اور دنیا کے ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو کافر قرار دے رہے ہیں۔ بقول مفکر احرار چودھری افضل مرحوم'' قادیانیوں کا وجود نہ صرف مسلمانوں کے تمام فرقوں کی نظر میں خارج از اسلام ہے بلکہ ان کی اپنی تحریروں میں درج ہے کہ یہ اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ جب یہ تمام مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں سمجھتے تو پھر مسلمانوں میں شامل رہنے پر مُصر کیوں ہیں؟'' ۳۰ر مئی کو گڑھی شاہو والے قادیانی مرکز میں پریس کانفرنس اور ۲ر جون کو ایکسپریس نیوز کے پروگرام بلینک پوائنٹ میں مبشر لقمان کی میزبانی میں انجمن احمدیہ پاکستان کی سپریم باڈی کے ڈائریکٹر (ناظر دیوان) مرزا غلام احمد نے جو کچھ کہا وہ پارلیمنٹ، آئین اور قانون کے لیے کھلا چیلنج ہے۔ وہ اپنے (قادیانی جماعت) کے تناظر میں کہتے ہیں کہ ''جو شخص خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لاتا ہے، پانچ ارکان اسلام کو مانتا ہے اس کا نام خُدا نے مسلمان رکھا ہے خُدا تعالیٰ کے حکم کی واضح خلاف ورزی کرتے ہوئے ۱۹۷۴ء میں دوسری ترمیم پاس کی گئی۔ ہم مسلمان ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خادم ہیں'' گویا ایک صدی کی پُر امن جدوجہد کے نتیجے میں ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کی روشنی میں قراردادِ اقلیت، ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے خلاف تسلسل کے ساتھ مہم ان کے لئے ضروری ہے، ۲۸ر مئی کو پوری دنیا کے میڈیا پر دکھایا گیا کہ قادیانی عبادت گاہیں مکمل طور پر مسجد کی شکل پر بنی ہوئی ہیں اور قادیانی نمائندے یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔

بلکہ ہم ہی مسلمان ہیں اور ہم ہی سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

بانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ

''جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا، صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں ہے۔''

(انوار الاسلام صفحہ ۳۱، روحانی خزائن جلد ۹)

مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود لکھتے ہیں

''کُل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت صفحہ ۳۵)

موجود قادیانی خلیفہ (سربراہ) مرزا مسرور احمد نے ۴؍جون ۲۰۱۰ء کو لندن مرکز سے جو خطبہ جمعہ کے نام پر تقریر کی۔ اُس میں انہوں نے قادیانی جماعت کو ہی حق پر ثابت کرنے کی ہر ممکن موہوم کوشش کی ۵؍جون ۲۰۱۰ء کو روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور میں اے ایف پی نیوز ایجنسی کے حوالے سے قادیانی رہنما نسیم مہدی کا نیویارک سے جو بیان چھپا اس میں کہا گیا ہے کہ ''ہمارے خلاف قوانین کے خاتمے کے لئے امریکہ پاکستان پر دباؤ ڈالے''

☆ مرکزی وصوبائی حکومتیں لاہور حملوں کے حوالے سے بیرونی مداخلت خصوصاً ''را'' کی طرف واضح اشارہ دے چکی ہیں

☆ تمام مذہبی قوتیں اس کو بیرونی مداخلت کا شاخسانہ قرار دے چکی ہیں

☆ حملہ آوروں کے دو ساتھی گرفتار ہو چکے ہیں

☆ مرکزی وصوبائی حکومتوں کو اس قسم کے بڑے حملوں کی پہلے سے اطلاع تھی

☆ تحفظ ختم نبوت کے محاذ کی تمام جماعتیں اور دینی رہنما اِن حملوں کی مذمت کر چکے ہیں اِس سب کچھ کے باوجود ملزمان کا سپانسرڈ کون ہے اور اصل ذمہ دار کون ہیں! ابھی تک کچھ نہیں بتایا گیا

لیکن!

آئین میں درج اسلامی دفعات خصوصاً قانون توہین رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) قانون تحفظ ختم نبوت قرار داد اِقلیت ۱۹۷۴ء امتناع قادیانیت ایکٹ مجریہ ۱۹۸۴ء ختم ہونے چاہئیں! یہ مطالبات کون کر رہا ہے! قادیانی جماعت اور ان کے سرپرست، پاکستان کے بعض نادان سیکولر سیاسی رہنما، دانشور اور ٹی وی اینکرز

اس طرح اصل ملزمان کا سراغ لگانے کا مطالبہ سرد خانے کی نظر ہو رہا ہے اور اس بہانے قادیانیت کو میڈیا پر پراپگیٹ (prapogat) کیا جا رہا ہے! کہیں ایسا تو نہیں کہ یورپی پارلیمنٹ کے اجلاس کی قرارداد کو عملی شکل دینے کے لئے اتنا بڑا خونی کھیل کھیلا گیا ہو؟ اِس ساری صورتحال کا جائزہ لینا آپ اور ہم سب کا فرض بنتا ہے! متحدہ تحریک ختم نبوت کی مرکزی رابطہ کمیٹی اِن شاء اللہ تعالیٰ ۸؍جون ۲۰۱۰ء منگل کو ۲ بجے سہ پہر مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر لاہور میں اس ساری صورتحال کا جائزہ لے کر اپنا تبصرہ، تجزیہ اور آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کرے گی۔